صدائے بازگشت

یہ کالم ایک "صلاے عام ھے یاران نکتہ داں کے لیے"۔ اس کے تحت علمی، فکری، تنقیدی اور تجزیاتی مراسلات کو ترجیح دی جائے گی۔

وہابی ازم کی بنیاد انتہا پسندی پر رکھی گئی ھے

حضرت مدیرِ اعلیٰ صاحب................... سلام مسنون

جنوری ۲۰۱۰ء کا ماہ نامہ اشرفیہ موصول ہوا، مشمولات دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ آپ کا اداریہ حق گوئی وبے باکی کی عمدہ مثال ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ آج امریکہ سے لے کر ہندو پاک تک دہشت گردی کون لوگ پھیلا رہے ہیں، یہ کوئی راز کی بات نہیں رہ گئی ہے، سب کو معلوم ہے۔ اصل مسئلہ دہشت گردی کی حمایت کا ہے جس کو آپ نے اداریہ میں بے نقاب کیا ہے۔ وہابی ازم کی ابتدا اور تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کی تو بنیاد ہی انتہا پسندی پر رکھی گئی ہے۔ پاکستان وافغانستان میں درگاہوں اور مزارات و مقابر پر (جو وہابی ازم کے غالی اعتقادات کے مطابق شرک کی علامات سے ہیں) خود کش بم دھماکوں کی خبریں، اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہوتی رہتی ہیں۔ آپ کا اداریہ اس موضوع پر سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ کا یہی اداریہ روزنامہ صحافت دہلی نے بھی بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ ۱۹/ جنوری ۲۰۱۰ء کو شائع ہونے والے اس مضمون کو کئی دن گزر گئے، مگر آج تک کسی وہابی کی جانب سے نہ کوئی تردید شائع ہوئی اور نہ کوئی وضاحتی بیان، دو دو چار کی طرح اس واضح تحریر کا وہ رد بھی کیا کریں گے بلکہ اخباری نمائندوں نے جب ان لوگوں سے رابطہ کیا تو ان کا جواب تھا اب انڈیا میں کوئی وہابی نہیں۔

اس وقت نیشنل میڈیا میں رنگاناتھ مشرا کمیشن رپورٹ کا مسئلہ سرخیوں میں ہے۔ یہ ایک قومی، مذہبی اور لسانی اقلیتی کمیشن ہے جو سپریم کورٹ آف انڈیا کے سابق چیف جسٹس رنگاناتھ مشرا کی سربراہی میں ۱۵/ مارچ ۲۰۰۵ء کو تشکیل دیا گیا تھا۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ ۲۲/ مئی ۲۰۰۷ء کو حکومت کے سپرد کر دی جو تقریباً ۲/ سال تک سرد خانے میں پڑی رہی۔ پھر ۱۸/ دسمبر ۲۰۰۹ء کو حکومت نے اس رپورٹ کو پارلیمنٹ میں بحث کے لیے پیش کیا۔

مشرا کمیشن نے مفوضہ امور کی بنیاد پر جو سفارشات پیش کی ہیں ان کے بہت دور رس نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں اور اگر حکومت ان سفارشات کو ایمان داری سے نافذ کر دیتی ہے تو اقلیتوں اور خاص طور پر مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشرتی حالت یقیناً بہتر ہو گی۔

[۱] تمام اقلیتوں کو آبادی کے تناسب سے ۱۵/ فی صد ریزرویشن دیا جائے۔

[۲] ۱۵/ فی صد میں ۱۰/ فی صد ریزرویشن مسلمانوں کے لیے خاص کیا جائے۔

[۳] رپورٹ میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے صرف ریزرویشن فراہم کرنے کی بات نہیں کہی گئی ہے، بلکہ غیر مسلم تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے ۱۰/ فی صد ریزرویشن اور دیگر اقلیتوں کے لیے ۵/ فی صد ریزرویشن کی سفارش کی گئی ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو ابتدائی وثانوی تعلیم کے علاوہ اعلیٰ تعلیم میں تعاون، مسلم اداروں کو زیادہ سے زیادہ مالی امداد اور مسلم دست کاروں کے لیے تعلیمی مواد کی فراہمی کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو مسلمانوں کو تعلیم یافتہ بنانے کی ذمہ داری سونپنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ کمیشن نے یہ بات بھی واضح کی ہے کہ ۱۹۵۰ء کا صدارتی حکم نامہ واپس لیا جائے، جس کی رو سے صرف "ہندو" ہونے کی صورت میں شیڈول کاسٹ کی مراعات مل سکتی ہیں "غیر ہندو" کو یہ مراعات نہیں مل سکتیں یعنی شیڈول کاسٹ کے تحت مراعات حاصل کرنے کے لیے ہندو ہونا ضروری ہے۔

کچھ حلقوں سے یہ آواز بھی آ رہی ہے کہ سفارشات کو نافذ کرنے میں کئی قانونی رکاوٹیں ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ کمیشن میں مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن دینے کی بات کہی گئی ہے، جب کہ دستورِ اساسی کی رو سے مذہب کو ریزرویشن کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ آئین کے آرٹیکل (۵) ۱۵/ کے مطابق سماجی اور تعلیمی پس ماندگی ہی ریزرویشن کی بنیاد بن سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ۱۰/ فی صد ریزرویشن کی بنیاد کیا ہو گی۔

ایک شبہہ یہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ریزرویشن دیا گیا تو بہت سی مسلم برادریاں اور تنظیمیں اس کی مخالفت کریں گی اور ان کی دلیل ہوگی کہ اگر سارے مسلمان اس میں شامل ہو گئے تو پس ماندہ طبقہ پھر اپنے جائز حقوق سے محروم رہ جائے گا۔ اس اختلاف کا فائدہ اٹھا کر مختلف سیاسی پارٹیاں جو پہلے ہی سے اس کی مخالفت میں ہیں، اسے پاس نہ ہونے دیں گی۔

لیکن آندھرا پردیش اور تمل ناڈو کا تجربہ ہمارے سامنے ہے، دونوں صوبوں میں چار چار فیصد مسلمانوں کو ریزرویشن دیا گیا، وہاں کے مسلمان اس کا زبردست فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

اخیر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کانگریس کی اصل لیڈر شپ یعنی سونیا گاندھی، راہل گاندھی، پرنب مکھرجی، انٹونی، غلام نبی آزاد اور احمد پٹیل وغیرہ چاہیں گے تو تمام رکاوٹیں اور پیچیدگیاں خواہ وہ قانونی ہوں یا سیاسی ختم ہو سکتی ہیں اور مسلمانوں کے لیے ریزرویشن کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

ہندوستان کا مقبول ترین ہندی ہفت روزہ ”انڈیا نیوز دہلی“ آپ کی تحریروں کو مسلسل شائع کر رہا ہے۔ اہلِ سنت کی اس قلمی نمائندگی کے لیے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

محمد ابرار عزیزی، رکن حافظِ ملت اکیڈمی، سنبل مراد آباد

طریقۂ تعلیم میں تبدیلی وقت کی اہم ضرورت

نازشِ لوح و قلم مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب قبلہ — تحیۃً وسلاماً

جنوری، فروری ۲۰۱۰ء کا شمارہ اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ فردوس نگاہ بنا۔ خوب صورت کاغذ، عمدہ کتابت اور ذوقِ لطیف کی حامل اعلیٰ طباعت نے راقم کو اول نگاہ میں اپنا گرویدہ بنا لیا۔ سالِ نو کا نیا تحفہ ”یہ ہے میرا وطن“ کے کالم کا اضافہ دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی اور فرطِ انبساط سے طبیعت جھوم اٹھی۔ یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ قوم و ملت کی فلاح و بہبود کے تئیں لکھی گئی آپ کی یہ تحریر مستقبل میں ایک علمی دستاویز اور نئی نسل کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی اور اپنے ملک و وطن کے دینی و ثقافتی پروگرام کی روداد پڑھ کر ان کے اندر بھی کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ آپ کے دونوں اداریے کافی دل چسپ، معلومات افزا اور لائقِ مطالعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں مزید توانائی اور حسن و دل کشی عطا فرمائے۔ آمین۔

رفیقِ درس مولانا طفیل احمد مصباحی نے اپنے مضمون ”یہودیوں کی امن مخالف پالیسیاں“ میں اس ازلی بد بخت قوم کی شرارت و خباثت اور ان کی موجودہ ارہابی کارروائیوں کو بڑی جراَتِ رندانہ کے ساتھ بے نقاب کیا ہے۔

مولانا اسحاق مصباحی ابلیس کی مجلس شوریٰ کی طویل المیعاد رپورٹنگ کے بعد اس بار قارئین کی عدالت میں ”جدید علم کلام“ کا قضیہ لے کر بحیثیت وکیل حاضر ہوئے ہیں۔ انھوں نے شروعات اس جملے سے کی ہے: ”فکر امروز کے قارئین کسی سنجیدہ تحریر کے منتظر ہوں گے۔“ مولانا اسحاق مصباحی صاحب اگر میری جراَت معاف فرمائیں تو میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا ان کی گزشتہ تحریریں غیر سنجیدہ تھیں؟

صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے نصابِ تعلیم کے حوالے سے بڑا پر مغز اور جامع مضمون تحریر فرمایا ہے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں نصابِ تعلیم اور طریقۂ تدریس میں تبدیلی ایک ناگزیر مسئلہ ہے جس سے چشم پوشی اور پہلو تہی نئی نسل کے مستقبل کو داؤ پر لگانے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس سلسلے میں ”الجامعۃ الاشرفیہ“ مبارک پور کی تعلیمی پیش رفت اور جدید نصاب کا نفاذ ”قدیم صالح و جدید نافع“ کے طور پر نامساعد حالات کا رخ موڑنے کا خوش آئند اقدام اور ایک مستحسن کاوش ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دیگر مدارس کے ذمہ دار حضرات بھی اس جدید نصاب کو اپنائیں اور طریقۂ تعلیم میں بہتری لانے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کار خیر کی توفیق بخشے۔ فقط

محمد مسعود عالم مجیدی مصباحی

حدائقِ بخشش کے چند توضیح طلب مصرعے

گرامی قدر مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب — سلام مسنون

ماہ نامہ اشرفیہ کا فکری توازن اور علمی وقار اپنے میزان پر ہے۔ اہلِ سنت کے چند معروف رسائل میں یہ امتیاز صرف اشرفیہ کو حاصل ہے کہ اس کی تحریروں پر عوام و خواص اعتماد کرتے ہیں اور اس کے حوالوں کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ جنوری اور فروری کے شماروں میں ڈاکٹر شکیل اعظمی کا مضمون قسط وار پڑھنے کو ملا، طبیعت باغ باغ ہو گئی۔ امام احمد رضا قدس سرہ کی نعتیہ شاعری عشق رسول کے سچے سوز و

گداز کے ساتھ زبان و فن کی بھی اعلیٰ شاہ کار ہے۔ ایمان کی کہیے تو اردو کی نعتیہ شاعری میں کوئی ان کا ہم پلہ نہیں۔ ڈاکٹر شکیل اعظمی کی تشریحات سے میری بہت سی الجھنیں دور ہوگئیں۔ ہم ماہ نامہ اشرفیہ کے توسط سے ڈاکٹر شکیل اعظمی صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ لگے ہاتھوں مندرجہ ذیل اشعار رضا کی گتھیاں بھی سلجھادیں۔

(۱) - موراجیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سناجانا

اس مصرع کو لے کر جامِ نور دہلی میں خوب خوب بحث ہوئی لیکن نتیجہ ڈھاک کے تین پات۔ درک درک میں اگر پہلے "درک" کو "ر" کے سکون سے اور دوسرے "درک" کو "ر" کے زبر سے پڑھا جائے تو مصرع موزوں ہوتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ دونوں درک درک ایک ہی طرح پڑھے جائیں گے۔

(۲) - مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے

اس نعت میں قافیے مَرے، کَرے، پَرے ہیں، اس میں ایک مصرع ہے:

خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

یہ قافیہ کیوں کر صحیح ہے؟ از روے فن واضح کیا جائے اور اس مصرع کی تقطیع کر دی جائے۔

(۳) - بانویاں کہ اہلِ صدق اند حقا مردانِ راہِ حق اند

حدائقِ بخشش حصہ سوم میں یہ شعر اسی طرح چھپا ہے، پہلو مصرع بظاہر ناموزوں معلوم ہوتا ہے، اگر موزوں ہے تو اس کی تقطیع کر دی جائے۔

(۴) - کب تک کہے گی ہاے وہ غنچۂ ولال گل

یہ مصرع بیش تر نسخوں میں اسی طرح چھپا ہے۔ ہند و پاک کے شارحین نے اسی کے پیشِ نظر شعر کے معانی و مطالب بیان کیے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر شرر مصباحی کے تصحیح شدہ نسخہ میں "غنچۂ ولال" کی جگہ ایک غیر معروف لفظ "غنج ودلال" ہے، صحیح کیا ہے؟ اور اس شعر کی توضیح و تشریح کیا ہوگی؟ اشرفیہ کے صفحات پر ہمیں جوابات و توضیحات کا انتظار رہے گا۔ فقط والسلام۔ ناہید انصاری، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد

خانقاہوں کو کسی حد تک فرائضِ منصبی کا شعور ہو چلا ہے

محترم مدیرِ اعلیٰ صاحب السلام علیکم

باغِ اشرفیہ کا شگفتہ پھول ماہ نامہ اشرفیہ شمارہ فروری ۲۰۱۰ء مطالعہ کی میز پر ہے۔ تمام مشمولات وقیع اور فکری حسن سے آراستہ ہیں۔ مسلم ریزرویشن کے تعلق سے آپ کا اداریہ اور علما و اہلِ دانش کی آرا پر غور کرنے کے بعد مسلمانوں کی تعلیمی، معاشی و سماجی پس ماندگی کا منظر نامہ میری نگاہوں کے سامنے گھومنے لگا۔ کیا یہ وہی قوم ہے جس نے دنیا کو آدابِ زندگی سکھائے، جس کا دامن انسانی زندگی کے ہر گوشے کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے جواہر پاروں سے بھرا ہوا ہے۔ کیا یہ وہی قوم ہے جو آج اپنی بستیوں میں ترقی کی جھلک دیکھنے کے لیے ریزرویشن کی بھیک مانگ رہی ہے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

اداریہ کی سرخی پڑھنے کے بعد جس ذہنی تحفظ کے ساتھ مطالعہ شروع کیا، اس کو پانے میں تاخیر قدرے الجھن کا باعث بنی۔

آئینۂ وطن کے کالم میں مرکزی مدرسہ بورڈ کے تعلق سے سب سے اہم راے سید تنویر الدین خدا نمائی کی ہے، انھوں نے بورڈ کی مخالفت کے پیچھے مفادات اور انتہا پسند فکر کو طشت از بام کر دیا ہے۔ ہمیں ان کی اس فکر کی زیادہ سے زیادہ ترسیل کرنا چاہیے کہ حکومت کو چاہیے کہ وہابیوں کو تمام مسلمانانِ ہند کا نمائندہ نہ سمجھے۔ دن رات اقتدار کے اطراف چکر لگانے والے کبھی بھی مسلمانوں کے حقیقی نمائندہ نہیں بن سکتے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ مسلمانوں کا تنہا نمائندہ نہیں رہا، کیوں کہ وہابیوں نے اسے ہائی جیک کر لیا ہے۔ مرکزی مدرسہ بورڈ اور مشرا کمیشن کی سفارشات کے نفاذ کو حتمی بنانے کے لیے ہمیں ملک گیر تحریک چلا کر راے عامہ ہم وار کرنے کی ضرورت ہے۔

جدید علم کلام پر مولانا محمد اسحاق مصباحی کا قسط وار مضمون ماہ نامہ اشرفیہ کا علمی وقار ہے، انھوں نے علمِ کلام کے نکات کو خالص علمی انداز میں بیان کیا ہے، جو کہیں کہیں درس گاہی ہو گیا ہے، لیکن پھر بھی سادگی و شگفتگی باقی ہے۔

الجامعۃ الاشرفیہ میں جشن یوم مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے موقع پر دیا گیا ڈاکٹر شجاع الدین فاروقی کا توسیعی خطبہ ان کے سوزِ دروں کا الم ناک اظہار ہے۔ بلا شبہہ انھوں نے الفاظ کے پیچوں میں الجھے بغیر مجروح احساسات کو صفحۂ قرطاس کی نذر کر دیا ہے، جو جماعت کے ہر دردمند دل کی آواز ہے۔ لیکن اصل مسئلہ ہے عملی اقدام کا جو دولت اور حلقۂ اثر کا متقاضی ہے، اس کے لیے ملک کے

طول وعرض میں موجود خانقاہوں سے توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں جنھیں اب کسی حد تک اپنے فرائضِ منصبی کا شعور ہو چلا ہے۔ فاروقی صاحب کا فکر انگیز اور چشم کشا خطبہ پڑھتے وقت ہمیں بہر حال اس کا لحاظ رکھنا ہے کہ۔

الفاظ کے اسلوب بہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

نکسلائٹ تحریک کے حوالے سے سید احمد القادری کی اس رائے پر حکومت اور سرکاری مشنریوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ”آخر ملک میں پلے بڑھے نوجوانوں نے حکومت کے خلاف ہتھیار کیوں اٹھالیے ہیں۔“

”یہ ہے میرا وطن“ کے کالم میں آپ کے قلم کی سحر طرازیاں فکر وشعور کی گہرائیوں میں اترتی چلی گئیں۔ جامعہ اشرفیہ میں سالانہ جشنِ یومِ مفتی اعظم ہند کا انعقاد یہاں کے شاہین صفت طلبہ اپنے عظیم محسن کی نوازشات خسروانہ کو خراجِ عقیدت ہے۔ حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی نے یوں تو جشن کی رپورٹنگ کی ہے لیکن بغور مطالعہ کرنے والے کے لیے اس میں جماعت میں انتشار وپسپائی کے اسباب اور ان کا حل تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے لیے ہم مصباحی صاحب کے اس جملے سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ کے مجموعی نظامِ فکر کی انگلیاں ہمیشہ بدلتے حالات کی نبض پر رہی ہیں۔ موصوف لفظوں کے بین السطور میں بھی بہت کچھ کہہ گئے ہیں جسے پڑھا نہیں صرف محسوس کیا جاسکتا ہے ”یہ ہے میرا وطن“ کا سلسلہ مذہبی صحافت میں فیچر نگاری کی بنیادیں فراہم کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مدیرِ اعلیٰ کے نورِ بصیرت سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے۔ فقط۔

شبانہ عزیزی، کلیۃ البنات الامجدیہ، گھوسی

اب ”افتراق بین المسلمین کے اسباب“ بنگلہ زبان میں بھی

ادیبِ شہیر، فخر اہلِ سنت حضرت علامہ مبارک حسین مصباحی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اولاً قدم بوسی قبول فرمائیں۔ امید ہے کہ مدنی تاج دار کی نگاہِ کرم سے بخیر وعافیت ہوں گے۔

ابھی تک لندن کا ویزا مجھ کو نہیں ملا ہے، ادھر نیدر لینڈ خطوط جاتے ہی نہیں، اور میں دو چار مہینہ بعد کبھی ماہ نامہ اشرفیہ ڈاک خانہ سے حاصل کرتا ہوں یعنی بالترتیب ماہ نامے آتے ہی نہیں۔ میں ہر وقت دینیات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ آپ کی کتاب ”افتراق بین المسلمین“ کے اسباب کا استاذ المکرم نے بنگلہ زبان میں ترجمہ کرلیا ہے۔

ادھر وہابیت ومودودیت نے ساری دنیا کو قبضے میں کر لیا ہے۔ دیوبندی مطبوعات کا ہمارے ملک میں سیلاب آیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود مجلسِ برکات، المجمع الاسلامی اور المجمع المصباحی کی مطبوعات سنی دنیا کے نزدیک اہم ترین اور محبوب ہیں۔ میں مجلس برکات اشرفیہ کی مطبوعات یہاں کے سنی حضرات کو دکھانا چاہتا ہوں۔ خوب مضبوط پیکنگ کر کے خصوصاً کپڑے کی پیکنگ کر کے بذریعہ ایروپلین روانہ فرمائیں اور طرفین کا ٹھکانہ واضح الفاظ میں لکھیں۔ اربابِ اہلِ سنت کو سلام مع الاحترام فرمائیں۔

آپ کا ادنیٰ طالب علم
محمد قمر الدین ایم. ایم. ایف، بنگلادیش

☆☆☆

ماہنامہ اشرفیہ حاصل کریں

داون گیرہ، کرناٹک میں
جناب سکریٹرہ صاحب
الجامعۃ الحبیبیہ رضاء العلوم مدرسۃ البنات
رضالین، آزاد نگر، فرسٹ کراس، ملے بنور
داونگیرہ، کرناٹک

لکھنؤ میں
قاری ذاکر علی قادری صاحب
مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن
شاہی مسجد، بڑا چاند گنج، لکھنؤ

بنگال میں
نشاط بک ڈپاٹ
جی. ٹی. روڈ، نیو سنیما
ضلع آسنسول، مغربی بنگال

[redacted]